روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 20 نومبر 2014ء 26 محرم 1436 ہجری 20 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 262

صبر کا لباس

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

اَلصَّبرُ رِدَائِیْ

صبر میری چادر ہے

(الشفاء - قاضی عیاض- جلد اول ص 86)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر پولیس کا ایک افسر اچانک حضرت مسیح موعود کے گھر کی تلاشی کے لئے آ گیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کو جب یہ خبر ہوئی تو وہ سخت گھبراہٹ کی حالت میں بھاگتے ہوئے آئے اور مسیح موعود کو بتایا کہ پولیس افسر وارنٹ گرفتاری اور ہتھکڑیوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ حضرت صاحب اُس وقت کتاب نورالقرآن تصنیف فرما رہے تھے۔ آپ نے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے نہایت اطمینان سے فرمایا:

''میر صاحب! لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا ہی کرتے ہیں۔ ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔''

''مگر ایسا نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی اپنی گورنمنٹ کے مصالح ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خلفائے مامورین کی ایسی رسوائی پسند نہیں کرتا۔'' (ملفوظات جلداوّل صفحہ 202 جدید ایڈیشن)

اور دنیا نے دیکھا کہ خدمتِ حق کی راہ میں اپنے آپ کو ہر امتحان کے لئے پیش کرنے والا وجود ہر ذلت ورسوائی سے ہمیشہ محفوظ رہا!

اہل دنیا کی یہ ریت ازل سے جاری ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں کی ہمیشہ شدید مخالفت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی بعینہٖ یہی ہوا لیکن آپ نے جذبۂ خدمت سے سرشار ہو کر ہر آزمائش اور مشکل ترین گھڑی میں بے نظیر استقامت اور صبر کا نمونہ دکھایا اور خدمت کے مقدس جہاد میں سرِ مُو فرق نہیں آنے دیا۔ آپ کا یہ وصف اتنا نمایاں تھا کہ مخالفین نے اختلاف رائے کے باوجود اس بات کا اعتراف کیا۔ مخالفین کے چند اعترافات پیش ہیں۔

آپ کی وفات پر ایک آریہ رسالہ کے ایڈیٹر نے لکھا کہ:

''مرزا صاحب اپنے آخری دَم تک اپنے مقصد پر ڈٹے رہے اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہیں کھائی۔''

(رسالہ ''اندر'' لاہور)

اِسی طرح ایک عیسائی مصنف H.A.WALTER نے لکھا کہ:

''مرزا صاحب کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً بہت قابلِ تعریف ہے۔'' (انگریزی رسالہ احمدیہ مُوومنٹ)

اور ایک مسلمان اخبار نے لکھا کہ:

''مرزا مرحوم نے مخالفتوں'' اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔''

(کرزن گزٹ۔ دہلی)

رعونت وکبر سے بچو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے، ہر ایک انسان خواہ وہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور ورعونت وکبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 315)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆.........☆.........☆

وصیت کی تحریک خدا کی طرف سے ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

''جماعت کو وصیت کی اہمیت بتائی جائے اور بتایا جائے کہ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ طریق ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہزاروں آدمی جنہیں تا حال اس طرف توجہ نہیں ہوئی وصیت کے ذریعہ اپنے ایمان کامل کر کے دکھائیں ......اور دوسرے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وصیت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں۔ ابھی تک جنہوں نے وصیت نہ کی ہو، وہ کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں کیونکہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ پس وصیت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا۔'' (خطبات محمود جلد 10 صفحہ 166)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 10۔اکتوبر 2014ء

س: حقیقی مومن بننے کے لئے کن باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ نیز انسان کے بداخلاق ہونے کی وجہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے ایک مؤمن کو عابد بننے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کیونکہ ان کے بغیر ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا مؤمن نہیں کہلاسکتا۔ جہاں مؤمن کی یہ نشانی ہے کہ وہ عبادت کرنے والا ہو وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرنے والا ہو۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک شخص مؤمن بھی ہو اور پھر اس سے بداخلاقیاں بھی سرزد ہو رہی ہوں۔ عموماً بداخلاق انسان اس وقت ہوتا ہے جب اس میں تکبر ہو۔

س: عاجزی اختیار کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟

ج: فرمایا! رحمان خدا کے بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ یعنی زمین پر وہ نہایت عاجزی سے چلنے والے ہیں (سورۃ الفرقان آیت نمبر 64) اور جس انسان میں عاجزی ہو وہ نہ صرف جھگڑوں اور فسادوں سے بچتا ہے بلکہ صلح جوئی کی طرف رجحان رکھتا ہے اور دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اس میں پائے جاتے ہیں اور جب اعلیٰ اخلاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی پیش نظر ہو اور اس کی رضا کے حصول کیلئے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو وہ حقیقی مومن کی کیفیت ہوتی ہے۔ گویا حقیقی مومن عابد اور عاجز ہوتا ہے۔

س: حضور انور نے سچائی پر قائم رہنے اور جھوٹ کو ترک کرنے کی بابت کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اعلیٰ اخلاق رکھنے والوں کا ایک بہت بڑا وصف سچائی کا اظہار ہے اور سچائی پر قائم رہنا ہے۔ ایک مومن کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہے اور جھوٹ کے قریب بھی نہ پھٹکے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اگر جھوٹ سے انتہائی نفرت ہو لیکن عملاً ہم دنیا میں کیا دیکھتے ہیں کہ مختلف موقعوں پر جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ میرا ارادہ تو نہیں تھا لیکن غلطی سے میرے منہ سے جھوٹ نکل گیا...... بہرحال اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا ہے ایسے لوگوں کو معاف کر دیتا ہے جن کو غلطی کا احساس ہو۔ اس صورت میں انہیں اپنے اس عمل پر اظہار ندامت کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص جھوٹ بولے اور پھر اس پر ندامت بھی محسوس نہ کرے اور اس کے جھوٹ سے اگر کسی کو نقصان ہوا ہے اس کا ازالہ کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ الٹا ضد پر آ کر جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرے تو ایسا شخص نہ تو ایمان پر قائم ہے نہ ہی اچھے اخلاق والا کہلاسکتا ہے۔

س: نرم زبان کے استعمال کے متعلق قرآنی تعلیم درج کریں؟

ج: فرمایا! اخلاق کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قولوا للناس حسنا (سورۃ بقرہ:84) کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور اچھے طریق سے پیش آؤ ان سے اچھے طریق سے بات کیا کرو۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آؤ ان سے بات کرو تو ایسے ہی لوگوں کو کہتا ہے کہ اپنی اس خشونت اور اکھڑ پن کی طبیعت میں نرمی پیدا کرو اور کبھی بھی تمہارے سے ایسی بات نہیں ہونی چاہئے جو دوسرے کو تکلیف پہنچانے والی ہو۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو کن امور کی طرف توجہ دلائی ہے؟

ج: فرمایا! جماعت کو میں اکثر توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ ہمیں اپنے اخلاقی معیار بلند کرنے چاہئیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی اناؤں کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے۔ جماعت کے ہر فرد کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اخلاق اور انسانیت کا معیار بنے۔ بے شک بعض اوقات ہم جذبات کا اظہار بھی کر دیتے ہیں غصہ آ جاتا ہے یہ انسانی طبیعت ہے لیکن ایک مؤمن کو اللہ تعالیٰ نے کچھ حکم بھی دیئے ہوئے ہیں ہمیں چاہئے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت انہیں خرچ کریں۔

س: صبر اختیار کرنے سے انسان کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔‘‘

س: ذرا ذرا سی باتوں پر غصہ میں آجانے والوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کا کیا فرمان ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے۔ جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہوسکتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 ص 104)

س: کون سی دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ’’دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں (یعنی جنون کی طرف لے جانے والی بناتی ہیں۔) ایک بدظنی اور ایک غضب جب کہ افراط تک پہنچ جاویں۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 ص 404)

س: حضور انور نے افراد جماعت کو نصائح فرمائیں؟

ج: فرمایا! اگر اللہ تعالیٰ کے نور سے فیض پانا ہے تو صبر حوصلہ اور بردباری کا وصف بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے منہ سے معارف اور حکمت کی باتیں نکلیں لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں تو ہمیں اپنے گھریلو اور روزمرہ کے معاملات میں سختی اور غضب کی حالت میں رہنے سے اپنے آپ کو بچانا ہوگا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی ذہنی صلاحیتوں اور استعدادوں کو کبھی بھی تباہ و برباد نہ ہونے دیں تو بدظنی اور غضب سے اپنے آپ کو بچانا ہوگا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ حقیقی مؤمن بنیں تو اپنی صلاحیتوں کو برمحل اور برموقع اور مناسب رنگ میں ادا کرنا ہوگا۔ کبھی غصہ کی کیفیت اگر پیدا بھی ہو تو جنونی ہو کے نہیں ہونی چاہئے بلکہ صرف اصلاح کی حد تک ہونی چاہئے۔

س: ہمیں کن باتوں میں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے متواتر فرمایا ہے کہ جذبات کو اپنے قابو میں رکھنا چاہئے۔ ایسے لوگ جو دوسروں کو تو آپ کی باتیں سناتے ہیں اور جذبات کو قابو میں رکھنے کی تلقین کرتے ہیں لیکن خود اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض تو جھوٹے ہو کر سچے اور ظالم ہو کر اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر کس طرح ایسے لوگوں کے بارے میں سمجھا جائے کہ ایمان کا ایک ذرہ بھی ان میں ہے۔ کیونکہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ بجائے ضد کرنے کے ہوش میں آنے پر وہ اپنے ظلم کا ازالہ کرے۔ اگر کسی کو کوئی جذباتی تکلیف پہنچائی ہے تو اس کا مداوا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کم ازکم اپنے اندر ندامت اور شرمندگی محسوس کرے کہ کیا کیا میں نے؟ ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں یا اس طرح سوچتے ہیں۔

س: برداشت کی کیا تعریف بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! برداشت یہ نہیں ہے کہ کسی طاقتور کا مقابلہ ہو اور جواب نہ دیا ہو اور کہہ دیا کہ ہماری بڑی برداشت ہے بلکہ برداشت یہ ہے کہ سزا دے سکے اور پھر سزا نہ دے۔

س: حضور انور نے تعزیر یافتہ افراد سے مخاطب ہوتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! بعض لوگ زیادتی بھی کرتے ہیں شریعت کے قوانین کی پابندی بھی نہیں کرتے۔ دوسروں کے حقوق بھی غصب کرتے ہیں اور پھر ان پر نظام جماعت جب تعزیر کرتا ہے تو یہ میری باتیں سن کر پہلے بھی کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں اس بارے میں پھر مجھے لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور اب بھی شروع کر دیں گے شاید کہ آپ نے عفو اور درگزر پر خطبہ دیا ہے۔ ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا جائے ہمیں بھی معاف کر دیا جائے تو اس بارے میں پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ میری کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ بعض مجھے گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط بھی لکھ دیتے ہیں ان کے لئے بھی کبھی میرے دل میں غصہ نہیں آیا کبھی جذبات پیدا نہیں ہوئے غصے کے۔ ہاں رحم ضرور آتا ہے ان پر اور مزید استغفار کا مجھے موقع مل جاتا ہے میرے لئے تو یہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ سزا یا تعزیز تو دوسروں کے حقوق غصب کرنے یا شریعت کے حکم کی نافرمانی کرنے پر ملتی ہے اور بڑے دکھ سے یہ سزا دی جاتی ہے کوئی خوشی سے نہیں سزا دی جاتی۔ جس دن میری ڈاک میں نظارت امور عامہ یا امراء ممالک کی طرف سے کسی کی تعزیر کی معافی کی سفارش ہوتی ہے جو غلطی کی تھی اس کا مداوا ان لوگوں نے کر دیا ہوتا ہے تو اس دن سب سے زیادہ میری خوشی کا دن ہوتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود کا نام مسیح کیوں رکھا گیا نیز وہ کون سی چیز ہے جو مسیح کو دوسرے انبیاء سے ممتاز کرتی ہے؟

ج: فرمایا! ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکرگزار ہونا چاہئے اور یہ سوچنا چاہئے کہ ہم لوگ اس شخص کی اتباع کرنے والے ہیں جس کا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ یہ سوچنے والی بات ہے کہ آپ کو مسیح موعود کیوں کہا گیا؟ وہ کون سی چیز ہے جو مسیح کو دوسرے انبیاء سے ممتاز کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام باتیں، تمام خصوصیات، تمام صفات دوسرے تمام انبیاء سے زیادہ ہیں۔ لیکن آپ کے علاوہ باقی انبیاء میں جب ہم دیکھتے ہیں تو کوئی نہ کوئی بات ہر نبی میں ایسی ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ پس مسیح کی جو خاص امتیازی چیز ہے وہی مسیح موعود کی مسیح سے ایک وجہ تشبیہہ کی ہوسکتی ہے۔ اس کی وضاحت جو حضرت مصلح موعود نے کی ہے وہ بڑی دل کو لگنے والی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی خصوصیت نرمی کی تعلیم

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم محمد طاہر زمان صاحب

از افاضات حضرت مصلح موعود

قیام توحید کے لئے آنحضرت ﷺ کا اسوہ

جب بھی انسان اور خدا کے درمیان تعلق میں تھوڑے سے وقت کے لئے دوری پیدا ہوئی اور دنیا میں تاریکی کے بادل جونہی چھائے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے کسی مامور کو مبعوث کیا جس نے انسان اور خدا کے تعلق کو مضبوط کیا اور اس مامور نے انسان کو خدا کے قریب ہونے کے طریق بتائے دنیا کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ دنیا میں جب بھی شرک پھیلا تو اس کی بیخ کنی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی آیا جس نے آکر شرک کو ختم کیا اور انسان اور خدا کے تعلق کو مضبوط کیا۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ شرک کی بیخ کنی ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے کی۔ حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر میں سورۃ انبیاء آیت 26 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

اے محمدؐ رسول اللہ! تجھ سے پہلے رسول بھی سب انسان ہی تھے۔ اگر تو انسان ہے تو اس میں تیری کوئی ہتک نہیں اور سوائے انسان کے وہ پہلے رسول کچھ بھی ہو نہیں سکتے تھے کیونکہ خدا صرف ایک ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ سب انبیاء کا مشترکہ مشن اشاعت توحید تھا۔ خواہ کوئی نبی ہندوستان میں پیدا ہوا ہو جو کسی زمانہ میں شرک و بت پرستی کا گھر تھا۔ یا مصر میں پیدا ہوا ہو جہاں ایک انسان کو خدا سمجھا جاتا تھا۔ یا ایران میں پیدا ہوا ہو جو آتش پرستوں کا مرکز تھا۔ یا کسدیوں کے اُور میں پیدا ہوا ہو جہاں کے رہنے والوں نے خدا کے گھر کو بھی بتوں سے خالی نہیں رکھا تھا۔ مگر بڑے سے بڑے نبیوں کی زندگیوں کا رسول کریم ﷺ کی زندگیوں سے مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ آپ نے جس رنگ میں شرک کی بیخ کنی کی ہے اور توحید کو روئے زمین پر پھیلانے میں جس جانفشانی اور قربانی سے کام کیا ہے اس کی نظیر دنیا کے اور کسی نبی کی زندگی میں نظر نہیں آسکتی۔ رسول کریم ﷺ جس زمانہ میں مبعوث ہوئے اس وقت توحید دنیا سے بالکل مٹ چکی تھی۔ چنانچہ ہندوؤں کی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ اس وقت دنیا میں بڑی خرابی پیدا ہو چکی تھی اور عیسائیوں کی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ اس وقت شرک پھیل چکا تھا۔ بلکہ وہ لکھتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت اور ترقی کی وجہ ہی یہی ہوئی کہ عیسائی قوم بگڑ چکی تھی اور عیسائیوں نے اسلام کی توحید کو دیکھ کر اسے قبول کر لیا۔ یہی بات زرتشتی کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں چونکہ زرتشتی لوگ توحید کو چھوڑ چکے تھے۔ انہیں مسلمانوں کی پیش کردہ توحید پسند آگئی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ غرض سب مذاہب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس وقت شرک پھیل چکا تھا اور دنیا میں توحید باقی نہیں رہی تھی۔ رسول کریم ﷺ نے اس زمانہ میں پیدا ہو کر اور پھر ایسے مقام میں پیدا ہو کر جو توحید سے بالکل ناواقف تھا اور پھر ایسی قوم میں پیدا ہو کر جس کا کوئی مذہب نہیں تھا اور جو نہ وید کو الہامی مانتی تھی نہ تورات کو نہ انجیل کو الہامی مانتی تھی نہ ژند واوستا کو۔ توحید کو ایسے کامل اور ایسے اعلیٰ رنگ میں پیش کیا کہ آج آپ کے مخالف بھی اس کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے دنیا کو صرف یہ نہیں کہا کہ توحید کو مان لو بلکہ یہ بھی بتایا کہ کس طرح مانو۔ اسی طرح آپ نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ شرک نہ کرو۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ شرک سے کس طرح بچو۔ پھر آپ نے صرف یہ نہیں کہا کہ توحید کو مان لو بلکہ توحید کے دلائل دے کر کہا کہ اسے مانو اسی طرح آپ نے صرف یہی نہیں کہا کہ شرک نہ کرو۔ بلکہ دلائل اور براہین سے شرک کی برائی سمجھا کر اس سے نفرت پیدا کی۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ شرک کی تردید کرتے ہوئے نہایت لطیف پیرایہ میں فرماتا ہے۔ قل ھو اللہ...... اس چھوٹی سی سورۃ میں جو سورۃ اخلاص کے نام سے موسوم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چار اقسام کا شرک پیش کر کے اس کا رد کیا ہے۔ فرماتا ہے۔ تم خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق مختلف خیالات میں مبتلا ہو اور قسم قسم کی تھیوریاں ایجاد کرتے ہو طرح طرح کے فلسفے اور نکتے نکالتے ہو اور خدا تعالیٰ کے متعلق مختلف تصورات قائم کرتے ہو لیکن خدا تعالیٰ کے متعلق جو یقینی بات ہے اس کا نقطہ مرکزی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر رنگ میں اور ہر طرح ایک ہی ہے۔ نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے اور نہ آخری سرا۔ نہ کسی کے مشابہ ہے اور نہ کوئی اس کے مشابہ اس لئے اگر خدا تعالیٰ جیسی کوئی اور ذات قرار دو گے تو تم اس کی احدیت پر حملہ کرنے والے سمجھے جاؤ گے۔

پھر شرک کی ایک قسم یہ بھی ہوتی ہے کہ صفات کے لحاظ سے کسی کو خدا کا شریک قرار دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اللّٰہ الصمد کہہ کر اس کی تردید کی اور بتایا کہ صمدیت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہی پائی جاتی ہے اس لئے اس کے دروازہ سے بھٹکنا کسی انسان کے لئے فائدہ مند نہیں ہوسکتا۔ تم دنیا میں جس کو بھی اپنا حاجت روا سمجھو گے وہ میرا ہی محتاج ہوگا۔ اس لئے تم چشمہ کو چھوڑ کر گلاس کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہو۔

پھر فرمایا لم یلد ولم یولد۔ خدا تعالیٰ کے متعلق یہ بھی یاد رکھو کہ وہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے کہ اس کا بیٹا اس کا قائم مقام ہو سکے اور نہ اس کا کوئی باپ ہے کہ جس سے اس نے ورثہ میں طاقتیں حاصل کی ہوں۔ گویا خدا پہلے بھی صمد تھا۔ اب بھی صمد ہے اور آئندہ بھی وہی صمد ہوگا۔ اس لئے تمہیں اسی سے مدد مانگنا اپنا شعار بنانا چاہئے۔

پھر فرماتا ہے ولم یکن لہ کفواً احدٌ کسی مخلوق میں یہ طاقت نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا کفو یعنی اس کی شریک ہو سکے۔ خدا تعالیٰ کی شان اتنی بلند ہے اور اس کا مقام اتنا ارفع ہے کہ انسان خواہ کتنا اونچا چلا جائے وہ اس کا عبد ہی رہے گا اور ہمیشہ اس کی مدد کا محتاج ہوگا۔

یہ وہ توحید ہے جسے اسلام نے پیش کیا ہے اور جس کے بغیر اسلامی نقطہ نگاہ سے کسی انسان کو تقدس حاصل نہیں ہوسکتا۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر توحید پر زور دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ اللّٰہ لآ الٰہ...... (بقرہ:256)

ان آیات میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اپنی ذات میں ہمیشہ زندہ رہنے والا اور دوسروں کو بھی زندہ رکھنے والا ہے۔ لاتاخذہ سنۃ ولا نوم اسے نہ کبھی اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ گویا اس کے کاموں میں کبھی کوئی وقفہ نہیں پڑا۔ لہ مافی ...... زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اسی کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ من ذالذی یشفع ...... کون ہے جو بغیر اس کے اذن کے اس کے حضور کسی کی شفاعت کر سکے۔ بیشک خدا تعالیٰ نے دعائیں قبول کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے مگر کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ وہ اپنے زور سے خدا تعالیٰ سے کوئی بات منوا سکتا ہے۔ خدا خود کسی کی شفاعت کے متعلق اجازت دے تو انسان کچھ مانگ سکتا ہے ورنہ نہیں یعلم مابین ...... وہ جانتا ہے جو ہو چکا اور جو آئندہ ہوگا۔ گویا توحید کے لئے علم کامل ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ علم کامل کے بغیر تصرف کامل نہیں ہوسکتا۔ پس خدا تعالیٰ کے متعلق علم کامل کا ماننا ضروری ہے۔ ولا یحیطون ...... اور دنیا میں کوئی انسان خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کے بغیر کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ پس انسان کو ہمیشہ یہ سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ اسے حاصل ہونا ہے خدا تعالیٰ سے ہی حاصل ہونا ہے۔ پھر فرماتا ہے وسع کرسیہ ...... اس کی کرسی ساری زمین اور آسمانوں پر چھائی ہوئی ہے۔ یعنی ہر ذرہ جو حرکت کرتا ہے خدا تعالیٰ کے تصرف کے ماتحت کرتا ہے۔ ولا یؤدہ حفظھما اور زمین و آسمان کی حفاظت میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا۔ یہ ہمیشہ جاری رہے گی۔ وھو العلی العظیم مگر باوجود اس کے کہ دنیا کے ذرہ ذرہ سے اس کی قدرت ظاہر ہو رہی ہے وہ اتنا بلند ہے کہ کوئی شخص اس کی کنہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ العظیم بھی ہے۔ یعنی اپنی قدرتوں کے ظہور سے اتنا روشن ہے کہ ہر شخص جو کوشش کرے اسے پا سکتا ہے اور اس کا وصال حاصل کر سکتا ہے۔

غرض رسول کریم ﷺ نے دنیا کو بتایا کہ توحید کامل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کامل اتحاد اور وصال حاصل ہو جائے جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کو پالے تو اس وقت یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کر لیا۔

یہ وہ توحید ہے جو رسول کریم ﷺ نے پیش کی اور بتایا کہ تمہاری کامیابی اسی میں ہے کہ تمہارا اسی دنیا میں خدا سے وصال ہو جائے اور سوائے خدا کے تمہاری نگاہ اور کسی وجود پر نہ پڑے۔ دنیا نے آپ کے اس پیغام کا انکار کیا اور بڑی سختی سے آپ کا مقابلہ کیا۔ آپ کو بڑی بڑی اذیتیں پہنچائی گئیں اور بڑی بڑی رکاوٹیں آپ کے مقصد میں حائل کی گئیں۔ مگر آپ نے خدائے واحد کے نام کی بلندی کے لئے ہر مصیبت کا خوشی سے خیر مقدم کیا اور ہر دکھ کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کسی نازک سے نازک موقع پر بھی مداہنت یا نفاق کو برداشت نہیں کیا۔

احد کی جنگ میں جب بعض مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی اور کفار نے پیچھے سے حملہ کر کے مسلمانوں کو تتر بتر کر دیا بلکہ خود رسول کریم ﷺ دشمن کے دباؤ کی وجہ سے ایک گڑھے میں گر گئے اور لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ شہید ہو گئے تو اس وقت مسلمانوں کی یہ کیفیت تھی کہ زمین و آسمان ان کے لئے تنگ ہو گئے۔ مگر جلدی ہی انہیں معلوم ہو گیا کہ رسول کریم ﷺ زندہ ہیں۔ چنانچہ صحابہؓ نے آپ کو لاشوں کے نیچے سے نکالا اور جوں جوں مسلمانوں کو علم ہوتا گیا وہ آپ کے گرد جمع ہوتے گئے مگر پھر بھی ان کی تعداد تھوڑی تھی۔ رسول کریم ﷺ ان کو ساتھ لے کر پہاڑ کے ایک دامن میں چلے گئے۔ اس وقت ابوسفیان نے بڑے تکبر سے آواز دی کہ مسلمانو! کہاں ہے تمہارا محمد (ﷺ) ہم نے اسے مار دیا ہے۔ صحابہؓ جواب دینا چاہتے تھے مگر آپؐ نے روک دیا۔ ابوسفیان نے پھر آواز دی اور کہا۔ کہاں ہے ابوبکر، صحابہؓ پھر جواب دینا چاہتے تھے مگر رسول کریم ﷺ نے پھر بھی روک دیا۔ پھر اس نے بڑے جوش سے کہا۔ کہاں ہے عمر؟ حضرت عمرؓ کہنا ہی چاہتے تھے کہ میں تمہارا سر توڑنے کے لئے یہاں موجود ہوں۔ مگر آپؐ نے فرمایا مت بولو۔ دراصل ابوسفیان کی غرض یہ تھی کہ وہ پتہ لگائے کہ کون کون زندہ ہے اور کون کون نہیں۔ آج کل بھی جنگ میں ایسی خبریں مشہور کر دی جاتی ہیں جن کی اصل غرض صرف اطلاع حاصل کرنا ہوتی ہے۔ مثلاً مشہور کر دیا جاتا ہے کہ فلاں جرنیل پکڑا گیا ہے یا فلاں جہاز ڈوب گیا ہے اور جس حکومت کا وہ جرنیل یا جہاز ہوتا ہے خاموش رہتی ہے تردید نہیں کرتی تاکہ دشمن کو معلومات حاصل نہ ہوں۔ یہی غرض ابوسفیان کی بھی تھی۔ مگر جب مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے سمجھ لیا کہ یہ تینوں مسلمان لیڈر مارے گئے ہیں۔ اس پر اس نے بڑے زور سے اپنا مشرکانہ نعرہ بلند کیا اور کہا اعل ھبل اعل ھبل یعنی ہمارا ھبل دیوتا بڑی شان والا ہے۔ اس لئے اس نے مسلمانوں کو شکست دے دی ہے۔

چونکہ صحابہؓ کو بار بار رسول کریم ﷺ فرما چکے تھے کہ خاموش رہو۔ اس لئے اس مشرکانہ نعرہ پر بھی وہ خاموش رہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے بڑے جوش سے صحابہؓ سے کہا۔ جواب کیوں نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم کیا

کہیں۔ آپ نے فرمایا کہو۔ اللہ اعلیٰ واجل یعنی تمہارے ھبل کی کیا حقیقت ہے اللہ تعالیٰ ہی بلند اور سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اب دیکھو رسول کریم ﷺ نے کس طرح اپنی اور اپنے صحابہؓ کی موت کا اعلان تو برداشت کر لیا مگر جب خدا تعالیٰ کا نام آیا تو اس وقت آپ نے اس بات کی کوئی پروانہ کی کہ ہم تھوڑے ہیں۔ اگر دشمن کو پتہ لگ گیا تو وہ حملہ کر کے نقصان پہنچائے گا بلکہ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ جواب دو۔ تمہارا ھبل ہمارے خدا کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتا ہے۔

پھر اس واقعہ پر غور کرو کہ بڑے بڑے رؤسا اکٹھے ہو کر ابوطالب کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنے بھتیجے کو سمجھا لو۔ ورنہ ہم تمہیں بھی اپنی سرداری سے الگ کر دیں گے اس پر ابوطالب آپ کو بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ بتوں کے بارہ میں کچھ نرمی اختیار کر لیں۔ مگر آپ فرماتے ہیں۔ اے چچا! اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لا کر کھڑا کر دیں تب بھی میں خدا تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ اگر آپ کو اپنی قوم عزیز ہے تو بیشک مجھے چھوڑ دیں اور اپنی قوم سے مل جائیں میرے لئے میرا خدا کافی ہے۔

غرض رسول کریم ﷺ کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کے دل میں سوائے اس کے اور کوئی خواہش نہیں تھی کہ شرک مٹ جائے اور خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں پھیل جائے۔

پھر حدیثوں میں آتا ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ گھبراہٹ میں کبھی اس پہلو پر جھکتے تھے اور کبھی اس پہلو پر اور فرماتے کہ خدا یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کے مرنے کے بعد ان کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ یہ آپ کی آخری وصیت تھی جو آپ نے اپنی امت کو کی اور انہیں کھلے الفاظ میں انتباہ کیا کہ دیکھنا میرے بندے ہونے کو کبھی نہ بھول جانا اور میری قبر کو ایک قبر سے زیادہ کبھی کچھ نہ سمجھنا۔ باقی امتیں بیشک اپنے نبیوں کی قبروں پر سجدے کریں یا ان کی قبروں پر چڑھاوے چڑھائیں تمہارا کام یہی ہونا چاہئے کہ تم خدائے واحد کے آستانہ پر جھکو اور اس کو اپنا ملجا و ماویٰ سمجھو۔

پھر محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان پر غرغرہ موت کے وقت جو آخری الفاظ جاری ہوئے وہ بھی یہی تھے کہ الیٰ الرفیق الاعلیٰ۔ الی الرفیق الاعلیٰ میں اب عرش معلیٰ پر بیٹھنے والے مہربان دوست کی طرف جاتا ہوں۔ یہ آخری الفاظ تھے جس کے بعد آپ کی روح جسد اطہر سے پرواز کر گئی اور آپ اپنے خدا کے حضور جا پہنچے۔

غرض ایک ایک قدم اور ایک ایک سانس پر رسول کریم ﷺ نے جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے جلال کا اظہار کیا ہے اور جس طرح اپنے عشق اور محبت کا ثبوت دیا ہے اس کی مثال دنیا کے اور کسی نبی میں دکھائی نہیں دیتی۔

(تفسیر کبیر جلد 5 ص 508)

مکرم رفیق احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ

مجلس خدام الاحمدیہ بینن کا نیشنل اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بینن کو 19 تا 21 ستمبر 2014ء کو داسا (Dassa) میں 12واں نیشنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ گزشتہ کئی سالوں سے یہ اجتماع پورتو نوو (Porto Novo) میں منعقد ہو رہا تھا۔ امسال پہلی مرتبہ داسا (Dassa) میں انعقاد کیا گیا۔ (Dassa) بینن کے وسط میں واقع ہے۔ اجتماع کے لئے گورنمنٹ سے ایک کالج کی عمارت لی گئی تھی۔ جس کو وقار عمل کے ذریعہ صاف کیا گیا اور خوبصورت بینرز کے ساتھ سجایا گیا۔ خدام اور اطفال کے قافلے 18 ستمبر کو بعد دوپہر پہنچنا شروع ہو گئے۔ علمی مقابلہ جات اور نمازوں کیلئے انتظام کالج کے ہال میں کیا گیا جبکہ رہائش کا انتظام کلاس رومز میں کیا گیا۔ اور ورزشی مقابلہ جات کالج کے گراؤنڈ میں منعقد کیے گئے۔

پہلا روز

مورخہ 19 ستمبر کو اجتماع کا باقاعدہ آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد اجتماع کی تاریخ اور مقاصد کے موضوع پر درس ہوا۔ اس کے بعد آج کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد خدام الاحمدیہ کا عہد کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بینن مکرم لقمان بصیرو صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ اس کے بعد مقابلہ حفظ قرآن اور حفظ قصیدہ حضرت مسیح موعود ہوا۔

ان مقابلہ جات کے بعد نماز جمعہ اور نماز عصر ادا کی گئی۔ بعد ازاں کھانا پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مختلف ریجنز کی ٹیموں کے درمیان فٹ بال کے مقابلے ہوئے۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد رات کا کھانا پیش کیا گیا اور اس کے بعد دینی معلومات کا سوال و جواب کا مقابلہ ہوا۔ جس میں خدام میں Bassila ریجن کی ٹیم اول، Allada ریجن کی ٹیم دوم اور Pobé ریجن کی ٹیم سوم قرار پائی۔

دوسرا روز

20 ستمبر کو دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم انوار الحق مربی سلسلہ نے ’’ایک مثالی خادم کی خصوصیات‘‘ کے موضوع پر درس دیا اور اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔

مارچ پاسٹ

ناشتہ کے بعد شہر میں مارچ پاسٹ کرنے کا پروگرام تھا۔ بینن میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا بڑا اہم ایونٹ ہوتا ہے جس کا تمام خدام کو شدت سے انتظار ہوتا ہے۔ بینن میں خدام الاحمدیہ کے نیشنل اجتماع میں مارچ پاسٹ 2009ء میں شروع کیا گیا تھا جس کے بعد اسے مستقل جاری ہے۔ اس میں تمام خدام دو قطاروں میں ترتیب کے ساتھ ہاتھوں میں بینرز لے کر کھڑے ہوتے ہیں جن پر مختلف نعرے اور تحریرات کندہ ہوتی ہیں اور سب سے آگے صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم امیر صاحب اور مہمان جو دوسرے ممالک کی مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی میں بینن تشریف لاتے ہیں۔ ان کے بعد دور تک نظر آنے والی دو قطاروں میں خدام واک کرتے اور ترانے اور نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر نیز امن و آشتی کے پیغامات پڑھتے جاتے ہیں امسال سب سے آگے ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا بینر اٹھائے خدام پر جوش انداز میں نعرے لگاتے ہوئے مین شہر میں 6 کلومیٹر واک کی گئی۔ واک کے دوران جہاں اپنے خدام کا جوش دیدنی تھا وہاں راہ چلتے اور دکانوں میں بیٹھے لوگ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ مارچ پاسٹ مکمل کرنے کے بعد جب واپس سکول میں پہنچے تو اس کے بعد کھانا پیش کیا گیا اور نماز ظہر اور عصر ادا کی گئیں۔ اس کے بعد رسہ کشی کا مقابلہ ہوا جس میں Bassila ریجن اول اور Dassa ریجن دوم قرار پائے۔ اسی طرح رسہ کشی کا ایک نمائشی میچ مرکزی مربیان اور لوکل معلمین کے درمیان ہوا جو ایک سخت مقابلہ کے بعد مرکزی مربیان نے جیت لیا۔ اس کے بعد تیز دوڑنے کا مقابلہ ہوا۔

تیسرا روز

مورخہ 21 ستمبر کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم ابراہیم عبدالعزیز صاحب ’’ہم نوجوان نسل کیلئے کیسے نمونہ بن سکتے ہیں‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔

عطیہ خون

جماعت احمدیہ اور اس کی ذیلی تنظیمیں ابتدا سے ہی حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ کی راہنمائی میں خدمت انسانیت میں پیش پیش ہیں۔ اسی خدمت خلق کے جذبہ کے قائم رکھنے کی خاطر عطیہ خون کا انتظام کیا گیا جس میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور چالیس خون کی بوتلیں عطیہ کی گئیں۔ یاد رہے بینن میں پہلے روائتی (فٹش) یعنی بت پرستی کا مذہب ہوتا تھا بعد میں عیسائی اور مسلمان آئے اس لئے اب بھی ان کے رسم و رواج میں اس روائتی مذہب کی چھاپ نظر آتی ہے جس میں یہ لوگ خون کا عطیہ کرنے سے گھبراتے ہیں اور کئی قسم کی توہمات کا شکار ہوتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کے نومبائعین بھی عطیہ خون کی اہمیت کو سمجھنا شروع ہو گئے ہیں اور دوسرے خدام کے ساتھ آگے بڑھ کر خون کا عطیہ دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے پیش کرتے ہیں۔

عطیہ خون کے بعد خدام الاحمدیہ کی شوریٰ ہوئی جس کی صدارت مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے کی اور خدام الاحمدیہ کو تفصیل کے ساتھ شوریٰ کا نظام سکھایا۔ تلاوت اور ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی بعد ازاں نمائندگانِ شوریٰ کی حاضری لی گئی بعد ازاں شوریٰ کے قواعد پڑھ کر سنائے گئے اور امسال کی دو تجاویز جو کہ حسب ذیل ہیں۔

(1)۔ خدام الاحمدیہ کو فعال کرنے کیلئے لائحہ عمل وضع کیا جائے۔

(2)۔ خدام الاحمدیہ کو مالی لحاظ سے خود کفیل کرنے کیلئے حکمت عملی وضع کیا جائے۔

بعد ازاں ان کے متعلق سب کمیٹیوں کا قیام عمل میں آیا جس کے آخر پر ان ہر دو کمیٹیوں کے صدران اور سیکرٹریان کا اعلان کیا گیا جس کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

دوسرے اجلاس میں سب کمیٹیوں کے صدران نے اپنی رپورٹس پیش کیں اور بعد بحث کے ان سفارشات کو حتمی شکل دی گئی۔

اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کی کارروائی مکرم امیر صاحب بینن کی صدارت میں عمل میں آئی اور دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ کا اختتام ہوا۔

مجلس شوریٰ کی کارروائی کے بعد اجتماع کے اختتامی سیشن کا آغاز ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم امیر جماعت بینن تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ اور نائیجریا کے وفد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور خدام الاحمدیہ بینن کو کامیاب اجتماع کے انعقاد پر مبارکباد دی نیز صدر صاحب خدام الاحمدیہ بینن کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔ بعد ازاں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بینن مکرم لقمان بصیریو صاحب نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی بعدہ پوزیشن لینے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے اور مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں ’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی‘‘ کو واضح کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ نماز ظہر اور عصر ادا کی گئی اور کھانا پیش کیا گیا۔ اور یوں یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع کی کل حاضری 433 تھی۔ اللہ تعالیٰ خدام کو اخلاص و وفا میں بڑھائے اور وہ خدام الاحمدیہ کے قیام کے مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

بقیہ از صفحہ 6: آسٹریلیا کے زہریلے مینڈک

کے مزید کامیاب تجربات کے بعد چین آسٹریلیا سے یہ کمادی مینڈک یا ان کا زہر وسیع پیمانہ پہ خریدنا شروع کر دے گا اور یوں یہ مینڈک جو اب تک باعث زحمت گردانے جا رہے تھے، ایک رحمت یا نعمت سمجھے جانے لگیں گے۔

سچ ہے انسان اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلائے گا۔

مکرم میاں محمود احمد صاحب۔ جرمنی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ حسین یادیں

حضور کا پہلا دیدار

خلافت رابعہ کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعزاز کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا انتخاب ہوا تو خاکسار وہاں موجود تھا اور اس وقت بھی موجود تھا جب پہلی مرتبہ حضرت صاحب نے بیعت لی۔

خاکسار کو جرمنی میں حضور کو دیکھنے کا اتفاق 1990ء میں پہلی مرتبہ Gross Gerau میں خدام الاحمدیہ کے ایک اجتماع میں ہوا۔ ہوا یوں کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوا تھا کہ حضور کا قافلہ پاس سے گزرا تو جب حضور کو دیکھا تو میں اس کیفیت کو ایسے کہوں گا کہ جیسے ایک دم بجلی کا کرنٹ لگتا ہے جو سر تا پا اثر کر گیا اور سارے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اس بات سے میں نے محسوس کیا جو اللہ کے مقربین اور مامورین ہوتے ہیں ان کے ساتھ فرشتوں کی چھاؤں ہوتی ہے اور ان کی برکات میں میں سارا کا سارا نہا سا گیا۔ اس سے خاکسار کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہوگیا اور حضور سے ایک ذاتی تعلق پیدا ہوا جس کی کیفیت بالکل ہی اور تھی۔ حضور کی شخصیت میں ایک مقناطیسی کشش تھی۔ وہ جہاں سے گزرتے تھے جن سے ملتے تھے، لوگ ان کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔ اس بات کا اظہار خاکسار سے اور دوستوں نے بھی کیا ہے۔

ٹارگٹ نماز

حضرت صاحب نے ایک مرتبہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر یہ ارشاد فرمایا کہ خلیفۂ وقت جو بھی آپ کو نصائح کرتے ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن پھر بھی چونکہ صدر صاحب نے ٹارگٹ کی بات کی ہے اس لئے میں مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو یہ ٹارگٹ دیتا ہوں کہ وہ اپنے خدام کو نماز باترجمہ سکھائیں اور نمازوں کی طرف انہیں راغب کریں۔ جب ہم نے یہ سنا تو ہم نے فوراً اس پر عمل کر دیا۔ ہمیں نہیں پتہ کہ امریکہ والوں نے اس سے کتنا حصہ لیا۔ ہمیں یہی غرض تھی کہ حضرت صاحب نے ہمیں یہ ٹارگٹ دیا ہے اور ہم نے سارا سال اس پر محنت کی اور ہم نے سو فیصد خدا کو نماز سادہ اور تقریباً پچاس فیصد کو نماز باترجمہ سکھائی اور یہ رپورٹس ہم نے بڑی احتیاط سے ریجنل قائدین اور قائدین مجالس سے فون کر کے اکٹھی کیں۔ اس کے لئے ہم نے کیسٹس تیار کیں، ہم نے نماز کا ترجمہ ڈاکٹر عبدالغفار صاحب کی آواز میں تیار کیا اور اس طرح جرمن زبان میں بھی کیسٹس تیار کیں اور اس کی رپورٹس ہم ساتھ ساتھ حضور کو بھیجتے رہے اور جب حضور ایک سال بعد اجتماع پر تشریف لائے تو انہوں نے محسوس کیا کہ جو ٹارگٹ ان کو دیا گیا تھا انہوں نے واقعی بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس پر عمل کیا ہے۔ کیونکہ ہر طرف بینزر لگے ہوئے تھے اور اسی حوالے سے باتیں ہو رہی تھیں۔ جب حضور نے سٹیج پر مجھ سے پوچھا کہ کوئی بات ہے خدام کو بتانے والی تو میں نے یہی کہا کہ حضور آپ نے ہمیں یہ ٹارگٹ دیا ہوا تھا اور اس کے مطابق ہم نے یہ عمل کیا ہے تو حضور نے اس پر بڑی خوشنودی کا اظہار کیا اور حضور نے فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور مجلس خدام الاحمد امریکہ کو میں نے ٹارگٹ دیا تھا تو جس طریقے سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے کام کیا ہے، یہاں پر، یہ اس بات کو ٹھیک ٹھیک سمجھے ہیں۔

سیر کا واقعہ

ایک مرتبہ سٹگارٹ سے میونخ جاتے ہوئے راستے میں نمازوں اور کھانے کے لئے قیام کیا گیا۔ حضور وضو کر کے آگئے تھے اور میں کیونکہ ساتھ ساتھ تھا اور میرے ہاتھ میں ٹارچ تھی۔ ٹہلتے ٹہلتے حضور میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر ایک طرف لے گئے جس طرف کیاریاں تھیں اس طرف ہم ٹہلتے رہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں تازہ ہوا آ رہی ہے، یہ جگہ اچھی ہے نا جو میں نے منتخب کی ہے۔ میں نے کہا کہ جی حضور بڑی اچھی اور بابرکت ہے۔

حضور کی شفقت

اسی جگہ نمازوں کے بعد کھانے کے دوران ہم نے محسوس کیا کہ کھانے کے اوپر روشنی کم تھی اور چونکہ مچھر وغیرہ بھی تھے تو روشنی کا ہونا ضروری تھا۔ تو میں آدھا گھنٹہ ٹارچ لے کر کھڑا رہا۔ تاکہ حضور کے کھانے پر روشنی پڑتی رہے۔ کھانے کے بعد سب کو یہ توقع تھی کہ ان کو تبرک میں سے حصہ ملے گا۔ حضور نے کھانے کے بعد مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ نے کھانا کھا لیا ہے۔ تو میرے منہ سے ایک ہی لفظ نکلا کہ نہیں، حضور میں ڈیوٹی پر ہوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ کیا باقی خدام نے کھانا کھا لیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ وہ بھی ڈیوٹی پر ہیں، آپ فکر نہ کریں ہم خدام الاحمدیہ کی گاڑی میں کھانا کھا لیں گے۔ انہوں نے کہا اچھا، ایسے ہے، میں نے کہا کہ جی۔ اس پر حضرت صاحب نے وہ سارا برتن جس میں آپ کھانا تناول فرما رہے تھے، اٹھایا۔ اس میں مچھلی، آلو کے پراٹھے اور بہت اچھے کیک وغیرہ تھے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خدام کے لئے ہے۔ پھر جب حضرت صاحب گاڑی میں جانے لگے تو دوبارہ فرمایا کہ کھا لیجئے گا سارا، میں نے کہا کہ حضور اب تو ہم بہت کھائیں گے۔ تو یہ ایک ایسا شفقت کا واقعہ ہے جو میں ساری عمر نہیں بھولوں گا۔

ایک اہم نصیحت۔ نماز پر دوام

ایک اجتماع میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں بھی خدام الاحمدیہ میں تھا تو مجھے بھی اس وقت سب سے زیادہ فکر اس چیز کا تھا اور میں نے اپنے سارے دور میں سب سے زیادہ زور اس بات کے اوپر رکھا کہ میں خدام کو نماز سکھا سکوں، نماز باترجمہ سکھا سکوں اور پنجوقتہ نماز پر ان کو راغب کر سکوں۔

حضور کا یونیورسٹی کی چھٹیوں میں کام کرنا

ایک دفعہ حضور نے بیلجیئم کے دورے کے دوران وہاں کے خدام کو محنت کرنے کی تلقین کرتے ہوئے اپنی مثال دی کہ اپنے طالب علمی کے دور میں مجھے سیر و سیاحت کا بڑا شوق تھا۔ لیکن میرے پاس چونکہ وسائل نہیں تھے۔ اس لئے موسم گرما کی تعطیلات میں میں نے ایک ملازمت کی اور کام یہ تھا کہ جب آدھی رات کو ٹرک اخبار لے کر آتے تھے تو ان ٹرکوں کو بھرنا یا خالی کرنا ہوتا تھا۔ تو میں نے ساری رات کندھوں پہ سامان اٹھا اٹھا کر رکھا تو صبح میری حالت خراب ہوگئی۔ مجھے شدید بخار ہوا، میں نے دوائی وغیرہ کھائی اور سو گیا۔ اگلے دن میں پھر سے تر و تازہ تھا، پھر وہی جوانی کا جوش اور سوچا کہ میں یہ کام ضرور کروں گا۔

حضور نے مزید فرمایا کہ اب ہمسایوں سے ہی کچھ نصیحت لیں۔ ہوا یوں کہ ہمیں وقت کا مسئلہ تھا کیونکہ جنہوں نے پہلے جگہ کرایہ پر لی ہوئی تھی، انہوں نے ہمیں صرف تین یا چار دن پہلے وہ جگہ دینی تھی جو کہ ہماری ضرورت سے آدھے دن تھے۔ لیکن اللہ کے فضل سے ہم نے وہ ٹینٹ انہی دنوں میں کھڑے کر دیئے اور ہم نے یہ ساری رپورٹ لندن فیکس کر دی جو انہوں نے اسی وقت بیلجیئم بھجوا دی اور اتفاق سے وہ حضور کے سامنے پیش ہوگئی اور حضور نے وہ اسی طرح آگے پڑھ دی۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھیں خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے خط آیا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ راتوں رات پتہ نہیں کیا ہوا ہے یوں لگتا ہے کہ جنوں نے یہ ٹینٹ کھڑے کر دیئے ہیں اور اس پر حضور نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

حضور کا آخری اجتماع

حضور جب آخری مرتبہ جرمنی اجتماع میں شرکت کے لئے آئے تو حضور نے اپنا کھانا اتنا کم کر دیا تھا کہ ہم پریشان ہوگئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہم حضرت صاحب کی خدمت میں کھانا بھجوایا کرتے تھے تو ہمیں ایک دفعہ ایک کھانے کے برتن میں نظر آیا کہ چھوٹا سا چمچ لیا گیا ہے۔ حضرت صاحب کھانے کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے۔ جتنا بھی، جس قسم کا بھی ہم نے کھانا بھجوایا، وہ ویسے کا ویسا ہی اندر سے واپس آ جاتا تھا۔

اچھی نظم کی حوصلہ افزائی

ایک اجتماع کے موقعہ پر مکرم مجاہد احمد صاحب نے نظم پڑھی جس سے مجمع میں سکوت طاری ہوگیا۔ حضور نے فرمایا کہ یقیناً یہی لڑکا اول آئے گا کیونکہ باقی لڑکے تو اس کے مقابلے پر نہیں تھے۔ حضرت صاحب نے اس سلسلہ پر فرمایا کہ میری درخواست ہے کہ وہ خادم دوبارہ آئے اور پوری نظم دوبارہ پڑھے۔ وہ نظم یہ تھی۔

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

اب میں سٹیج پر اعلان کر رہا تھا اور میں نے یہ اعلان اس طرح کیا کہ حضور انور کا ارشاد ہے کہ مجاہد دوبارہ سٹیج پر آئے اور نظم پڑھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ میرا ارشاد نہیں درخواست ہے۔ چنانچہ میں نے یہ اعلان کیا کہ حضور انور کا ارشاد ہے کہ میری طرف سے درخواست کی جائے کہ مجاہد دوبارہ سٹیج پر آئے اور نظم پڑھے۔ اس پر سب مسکرانے لگے۔

ایک دلچسپ واقعہ

ایک مرتبہ حضور بیت نور میں تشریف لائے تو آدھی رات یعنی دو یا تین بجے کسی کا فون آیا۔ کسی ٹیکنیکل خرابی کی وجہ سے فون دفتر میں آنے کی بجائے حضور کے کمرے میں چلا گیا۔ حضور نے فون اٹھایا اور کہا السلام علیکم! دوسری طرف سے آواز آئی۔ ''میں عبدالمجید بول ریاں جی سٹگارٹ توں۔ میں ملاقات دی درخواست دتی سی کون بول رئے او تسی'' (میں سٹگارٹ سے میں عبدالمجید بول رہا ہوں میں نے ملاقات کے لئے درخواست دی تھی آپ کون بول رہے ہیں) حضور نے فرمایا میں طاہر احمد بات کر رہا ہوں۔ وہ بولا ''او جی کدی کوئی چکدا اے تہ کدی کوئی چکدا اے۔ اودوجا بندہ کتھے وے۔'' (کبھی کوئی اٹھاتا ہے تو کبھی کوئی اٹھاتا ہے۔ وہ دوسرا آدمی کدھر ہے۔) حضور نے فرمایا کہ اب رات ہوگئی ہے سب سو گئے ہیں آپ صبح فون کر لیں۔ اس نے کہا ''ہون دس دیو جے بھل نہ جایو۔ ساڈی ملاقات نئیں ہوندی اتھے سارے ای کر جاندے نے۔'' (اب بتا دیجئے گا بھول نہ جائیے گا۔ ہماری ملاقات ہی نہیں ہوتی جبکہ باقی سب ملاقات کر جاتے ہیں۔) اس کے بعد اگلے دن حضور نے بڑی شفقت اور محبت سے عملے کو اس واقعہ سے آگاہ کیا اور سمجھایا کہ لوگوں کی پریشانی کا خیال رکھا کریں۔

قبولیت دعا

خاکسار کی شادی کے کچھ ماہ گزرنے کے باوجود اولاد کی امید نہ تھی حضور انور سے ملاقات کے دوران درخواست دعا کی گئی تو حضور نے جواب میں فرمایا کہ شادی کو کون سا پانچ سال گزرے ہیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ اس کے بعد خاکسار کے لئے حضور نے شادی کا تحفہ بھی بھجوایا۔ جو ایڈریس میں غلطی کی وجہ سے مجھے بروقت نہ مل سکا دو سال تک پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے کارکنان نے وہ تحفہ سنبھالے رکھا۔ جرمنی کے دورہ کے دوران اچانک ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کیا تم میاں محمود ہو؟ اور بعد میں وہ تحفہ لا کر مجھے دیا ہم نے اولاد کے لئے دعائیہ خط لکھے اور نام کے لئے بھی حضور انور کی خدمت میں لکھا۔ پیارے حضور کی دعاؤں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے ہمیں آٹھ سال بعد اولاد سے نوازا، جس کا نام حضور نے یاور احمد عطا فرمایا۔

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب۔ آسٹریلیا

آسٹریلیا کے زہریلے مینڈک۔ باعث زحمت یا رحمت؟

کرہ ارض سمیت اس کائنات کا وجود، حسن اور سکون اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ نظام عدل کا رہین منت ہے۔ کسی بھی چیز کا عدم توازن، قلت یا بہتات اس سکون کو ملیا میٹ کر کے ایک عذاب کی صورت اختیار کر سکتا ہے جو کبھی تو انسان کے اپنے اعمال کا منطقی نتیجہ ہوتا ہے تو کبھی عذاب الٰہی کی صورت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرعون اور اس کی آل کے بارہ میں ارشاد ربانی ہے:

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ......

''پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈی دَل بھی اور جوئیں اور مینڈک اور خون بھی جو الگ الگ نشانات تھے۔'' (سورۃ الاعراف:134)

ان میں سے بعض عذابوں کی تفصیل بائبل کے عہدنامہ عتیق میں درج ہے۔ چنانچہ مینڈکوں کے عذاب کے بارہ میں کچھ یوں لکھا ہے:

''تب خداوند نے موسیٰ سے کہا: 'فرعون کے پاس جاؤ اور اس کو کہو کہ خداوند یہ کہتا ہے، 'میرے آدمیوں کو میری عبادت کرنے کے لئے جانے دو۔ اگر فرعون ان کو جانے سے روکتا ہے میں مصر کو مینڈکوں سے بھر دوں گا۔ دریائے نیل مینڈکوں سے بھر جائے گی وہ دریا سے نکلیں گے اور تمہارے گھروں میں گھسیں گے۔ وہ تمہارے سونے کے گھروں اور تمہارے بستروں میں ہوں گے۔ مینڈک تمہارے عہدیداروں کے گھروں میں اور تمہارے لوگوں کے گھروں میں، باورچی خانہ میں اور تمہارے پانی کے گھڑوں میں ہوں گے۔''

(خروج 4-8:1)

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پھر یہ بھی کہ جب یہ عذاب ختم ہوا تو ان تمام مینڈکوں کے ایک ساتھ مر جانے پر ان کی بدبو سارے مصر میں پھیل گئی۔

(خروج 8:14)

مینڈکوں کی اس عذاب جتنی تو نہیں مگر کچھ اس سے ملتی جلتی بہتات آسٹریلیا کے شمالی کوئینز لینڈ Queensland کے علاقہ میں بھی مدت سے موضوع بحث بنی ہوئی ہے جو بظاہر ایک ناکام حیاتیاتی سائنسی تجربہ کے نتیجہ میں وجود میں آئی اور آج اس ملک کے عوام اور ماحولیاتی ماہرین ہی نہیں بلکہ سیاستدانوں کی توجہ اور گرما گرم بیان بازی کا باعث بھی بنی ہوئی ہے۔ اس کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ نیشکر یعنی گنے کی فصلوں کو ایک قسم کے جھینگروں اور ان کے لاروں larvae سے بچانے کی خاطر کسی سائنسدان نے حکومت کو یہ نادر تجویز پیش کی کہ وسطی اور جنوبی امریکہ سے ایک خاص قسم کے بھاری بھرکم مینڈک لا کر اگر یہاں آباد کر دیئے جائیں تو کسی کیمیکل کے استعمال اور خرچہ کے بغیر ان جھینگروں اور ٹڈوں سے جان چھڑائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ 1935ء میں مینڈکوں کی اس نسل کو یہاں لا کر متعارف کرایا گیا جنہیں ان کے اس ''مشن'' کے حوالے سے کین ٹوڈ (Cane Toad) کا نام دیا گیا جس کا اردو ترجمہ ''کمادی مینڈک'' بنتا ہے۔ افسوس کہ ان مینڈکوں کو یا تو آسٹریلیا کے ان جھینگروں اور ٹڈوں کا ذائقہ پسند نہ آیا اور یا پھر انہوں نے ان جھینگروں کو کھا جانے کی بجائے ان کے الاپ میں اپنے راگ شامل کر کے یہاں کے صوتی ماحول میں جدت پیدا کرنا زیادہ مناسب سمجھا۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ کیا نکلنا تھا، جھینگروں اور ٹڈیوں سے تو جان کیا چھوٹنا تھی الٹا مینڈک گلے پڑ گئے اور ان کی اتنی بہتات ہو گئی کہ لوگوں نے غصہ میں آ کر انتہائی وحشیانہ اور ظالمانہ طریق پر ان مینڈکوں کو موت کے گھاٹ اتارنا شروع کر دیا۔ چند سو کی تعداد میں لائے گئے ان مینڈکوں کی تعداد آج 200 million تک جا پہنچی ہے اور پوچھنے والے پوچھتے ہیں کہ اگر یہ مینڈکوں کا عذاب نہیں تو کیا ہے؟

جب ان مینڈکوں نے ریاست کوئینز لینڈ کی سرحدیں عبور کر کے دوسری ریاستوں کا رخ کیا تو وہاں کے لیڈروں اور عوام نے بھی ان کے خلاف مظاہرے شروع کر دیئے اور Stop The Frog نامی اور اس سے ملتی جلتی تنظیمیں وجود میں آنا شروع ہو گئیں جن کا سلوگن ''روکو روکو، مینڈک روکو'' وغیرہ ہیں۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ چونکہ ان مینڈکوں کی گردن کے دونوں طرف ایسے غدود ہوتے ہیں جن سے نکلنے والی گاڑھی رطوبت bufotoxin زہریلی ہوتی ہے اور نہ صرف یہ کہ یہ انسانی خوراک کے لئے مناسب نہیں بلکہ انہیں کھانے والے بعض جانوروں مثلاً سانپوں اور جنگلی کتوں وغیرہ کی نسلیں بھی معدوم ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔

اس مسئلہ سے نپٹنے کے لئے پہلے تو ایسے قوانین بنائے گئے جن کے ذریعہ مینڈکوں کو اذیت دے دے کر مارنے کو قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا اور پھر بعض کمپنیوں کو اجازت دی گئی کہ ان مینڈکوں کو رحمدلانہ طریقے پر شکار کر کے ان کی کھالوں سے بٹوے اور دیگر آرائشی اشیا وغیرہ بنانا شروع کریں (واضح رہے کہ ایک بالغ کمادی مینڈک 1.8 کلو گرام تک وزنی ہو سکتا ہے) دوسرے یہ کہ کھال اتارنے کے بعد ان کے گوشت اور ہڈیوں کا خشک قیمہ بطور کھاد استعمال میں لایا جائے اور پھر اسی طرح ان کے بارہ میں ریسرچ کرنے کی ترغیب دی گئی کہ ہر ممکن طریق پر ان کی کچھ نہ کچھ نئی افادیت ڈھونڈ نکالی جائے مثلاً ایک دلچسپ تحقیق یہ ہے کہ جو مینڈک سینکڑوں میل کے فاصلے چھلانگیں لگا لگا کر طے کر لیتے ہیں ان کے جوڑوں کے ایکسرے کر کے دیکھا جا رہا ہے کہ متواتر چھلانگیں لگانے سے ان کے جوڑوں پہ کیا اثر ہوا اور کس طرح ان سے سبق سیکھ کر آسٹریلین کھلاڑیوں (خصوصاً میراتھن اور رکاوٹوں والی دوڑ میں حصہ لینے والوں) کی کارکردگی بڑھانے کے نئے طریق ایجاد کئے جا سکتے ہیں اور اب حال ہی میں آسٹریلیا کی University of Queensland میں کی جانے والی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ ان مینڈکوں کی زہریلی رطوبت میں پایا جانے والا ایک کیمیائی مادہ مختلف قسم کے کینسر، خصوصاً پراسٹیٹ (Prostate Cancer) کے کینسر کے علاج کے لئے مفید ہے۔ کینسر کے حامل پراسٹیٹ غدود پر جب مینڈکوں کا یہ زہر ٹیسٹ کیا گیا تو اس نے صرف کینسر والے خلیات کو اپنا نشانہ بنایا اور صحتمند خلیات پر اثر انداز نہیں ہوا۔ یہ تحقیق بہت اہم اور امید افزاء ہے کیونکہ پراسٹیٹ کینسر بڑی عمر کے مردوں میں بہت عام ہے۔

چین نے آسٹریلیا کی اس تحقیق میں خاصی دلچسپی کا اظہار کیا ہے کیونکہ وہاں سینکڑوں سال سے روایتی چینی طریق علاج میں مینڈکوں کے مختلف اعضاء اور ان کی رطوبتیں بطور دوا استعمال ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ اس تحقیق

باقی صفحہ 4 پر

مکرم چوہدری محمد عارف گل صاحب مربی سلسلہ ٹوگو

ٹوگو کے گاؤں Watchidome میں

احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹوگو میں ہر سال بیوت کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے ان کی تعمیر مکمل ہونے پر افتتاحی تقاریب بھی منعقد کی جاتی ہیں۔

امسال جماعت احمدیہ ٹوگو کو WOGAN زون کے گاؤں WATCHIDOME میں برلب سڑک ایک خوبصورت بیت تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی پروگرامز اور مالی قربانی میں بھی پیش پیش ہے۔ قبول احمدیت کے بعد ان لوگوں کو یونین مسلم والوں نے طرح طرح کے لالچ بھی دیئے لیکن ان احباب نے ہمیشہ اخلاص و وفا کا نمونہ دکھایا۔ جب اس گاؤں میں جماعت نے بیت بنانے کا اعلان کیا تو یونین مسلم والے اپنی سرگرمیوں میں مزید تیز ہو گئے اور یہاں کے احمدی احباب کو کہا کہ اب بھی موقع ہے اس زمین کے کاغذات ہمیں دے دو ہم آپ کو بیت کے علاوہ ہسپتال و سکول بھی بنا کر دیں گے کیونکہ اس جگہ ان دو چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے باوجود سب نے ان کی اس آفر سے انکار کر دیا، اور کہا کہ ہم نے حقیقی (دین) کو قبول کیا ہے۔ اس گاؤں کے احباب نے جماعت کا خوبصورت پیغام دوسرے لوگوں تک بھی پہنچایا۔ اس طرح قریب کے دیہات میں بھی احمدیت کا پودا لگ گیا۔ اس بیت کا افتتاح یکم جون 2014ء کو ہوا۔ اس پروگرام کی صدارت مکرم عرفان احمد ظفر صاحب صدر و مشنری انچارج ٹوگو نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ایک لوکل مشنری نے جماعت احمدیہ کا تعارف تفصیل سے کروایا۔ اس کے بعد دوسری تقریر خلافت کے موضوع پر تھی۔ اس تقریب میں احمدی احباب کے علاوہ نومبائعین و دیگر مہمان بھی مدعو تھے، اس تقریب میں قریب کے دیہات کے 6 چیف اور ان کا سربراہ بھی شامل ہوا اور اس علاقہ کے DC صاحب اور نمائندہ پولیس کمشنر بھی شامل ہوا۔

مکرم صدر صاحب نے اپنی تقریر میں شاملین مجلس کو بیت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں اور خلافت سے وابستگی کے بارے میں بتایا اور کہا کہ بیت کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں اور بیت اللہ تعالیٰ کے نور کو پھیلانے کا ذریعہ ہے اس لئے ہر ایک کو اس نور سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد DC صاحب نے بھی لوگوں کو اپنی گزارشات سے نوازا اور کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے گاؤں والوں کے لئے یہ بیت بنائی اور کہا کہ دین ایک امن والا مذہب ہے اس لئے یہ بیت الذکر بھی ایک امن پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ تمام چیفوں نے اس بیت کا خیر مقدم کیا اور اس کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔ پھر اس گاؤں کے چیف نے کہا کہ پہلے تو ہم ڈر گئے تھے کہ اگر ہم نے یہاں بیت بنانے دی تو کہیں دہشتگردی کا سلسلہ یہاں بھی شروع نہ ہو جائے لیکن اس وقت مجھے تسلی بھی ہے اور خوشی بھی کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے اور ہم آئندہ سے بھی آپ سے ہر قسم کا تعاون رکھیں گے۔ اس کے بعد دیگر مہمانوں کو بھی سٹیج پر آ کر بولنے کا موقع دیا گیا۔ سب نے اس بیت کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے کی یہ پہلی بیت ہے۔ دُور دُور تک یہاں کوئی بیت نہیں ہے۔ اس طرح اس بیت کی تعمیر سے بھی جماعت کا پیغام اس علاقے میں پھیل گیا ہے۔

آخر میں مکرم صدر صاحب جماعت ٹوگو و مشنری انچارج نے اختتامی دُعا کروائی۔ اس کے بعد بیت کے احاطہ میں پھول دار پودے بھی لگائے گئے جو صدر صاحب و DC صاحب اور چیف صاحب نے لگائے۔ اس کے بعد تمام شاملین کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیت کی تعمیر بہت مبارک فرمائے اور یہ خدا کے سچے عبادت گزار بندوں سے ہمیشہ آباد رہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 ستمبر 2014ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم حبیب عاصم صاحب مربی سلسلہ بہلولپور ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

بہلولپور کے تین بچوں شمعون ارشد ولد مکرم چوہدری ارشد محمود باجوہ صاحب نے 9 سال کی عمر میں ، درعدن بنت مکرم چوہدری مشہود احمد ہندل صاحب نے 9 سال کی عمر میں اور عیشاء ایمان بنت مکرم چوہدری مشہود احمد صاحب نے 10 سال کی عمر میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 28/اکتوبر 2014ء کو بہلولپور میں ہوئی۔ خاکسار نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد ارشد کاتب صاحب دارالانوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ کے CCU میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اس لئے انجیوگرافی کو موخر کیا گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرمہ محمودہ سعدیہ صاحبہ زوجہ مکرم مہر عبدالغنی بھروانہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے صبیح احمد عمر ساڑھے سات سال کے مثانے کی نالی کی بندش کا آپریشن علی میڈیکل سنٹر اسلام آباد میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم سلیم احمد صاحب ترکہ
مکرمہ بشریٰ اقبال صاحبہ)

مکرم سلیم احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی خالہ مکرمہ بشریٰ اقبال صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 13 بلاک نمبر 9 محلّہ دارالصدر برقبہ 4 کنال میں سے 7 مرلہ 8 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ بشیرہ بی بی صاحبہ مرحومہ۔ بہن

ورثاء مرحومہ

i۔ مکرم سلیم احمد صاحب (بیٹا)
ii۔ مکرم نعیم احمد صاحب (بیٹا)
iii۔ مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
iv۔ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
v۔ مکرمہ طاہرہ کوثر صاحبہ (بیٹی)

2۔ مکرمہ رفیقہ بیگم صاحبہ مرحومہ۔ بہن

ورثاء مرحومہ

i۔ مکرمہ فہیمہ اسحاق صاحبہ (بیٹی)
ii۔ مکرمہ نصرت بشیر صاحبہ (بیٹی)

3۔ مکرمہ عائشہ پروین صاحبہ مرحومہ۔ بہن

ورثاء مرحومہ

i۔ مکرم محمد اکرم صاحب (خاوند)
ii۔ مکرم ناصر احمد اعوان صاحب (بیٹا)
iii۔ مکرم منصور احمد صاحب (بیٹا)
iv۔ مکرم طاہر احمد صاحب (بیٹا)
v۔ مکرمہ نصرت صداقت صاحبہ (بیٹی)
vi۔ مکرمہ عطیۃ الہادی صائمہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرمہ ھبۃ المالک صاحبہ اہلیہ مکرم وارث احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم محمد حسین مختار صاحب مورخہ یکم نومبر 2014ء کو وفات پا گئے۔ والد صاحب مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ 2 نومبر کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین کی گئی۔ مرحوم کا تعلق کوئی آزاد کشمیر سے تھا۔ بغرض ملازمت کراچی کے حلقہ اورنگی ٹاؤن میں رہائش اختیار کی۔ فروری 2014ء میں اپنے بیٹے مکرم رضی الدین صاحب کی شہادت کے بعد ربوہ آ گئے۔ والد صاحب ملنسار اور شفیق انسان تھے زندگی کے مختلف ادوار میں مختلف جگہوں پر رہائش پذیر رہے۔ جہاں بھی رہے جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ زعیم حلقہ، محصل، سیکرٹری وقف جدید اور سائق کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم نے لواحقین میں بیوہ مکرمہ صفورہ بیگم صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹے مکرم محمد احمد صاحب، تین بیٹیاں خاکسارہ، مکرمہ حسینہ ربانی صاحبہ UK اور مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ کراچی چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات میں بلندی عطا کرے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام۔ سوال وجواب

ہے جو حضرت مسیح نے پیش کی اور بائبل تو یہاں تک کہتی ہے کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتہ لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لینے دے اور جو کوئی ایک کوس بیگار میں لے جائے تو اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ پس بے شک تمام انبیاء نے نرمی کی تعلیم دی ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے زمانے کے حالات کو دیکھتے ہوئے اس پر بہت زیادہ زور دیا ہے نرمی پہ۔

پس یہ خاص تعلیم ہے جو حضرت مسیح لائے اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کا نام مسیح رکھا تو اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ آپ کو بھی خاص طور پر نرمی کی تعلیم دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے کشتی نوح میں کن بنیادی اخلاق کے اپنانے کی طرف توجہ دلائی ہے؟

ج: فرمایا!: ’’خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔

(روحانی خزائن جلد 19 ص 12)

س: حضور انور نے کس کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف انر پارک۔ یہ 3۔ اکتوبر 2014ء کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

’’میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔‘‘

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

’’یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔‘‘

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

’’پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔‘‘

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆............☆............☆☆

روزنامہ الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

29 نومبر 2014ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء
3:00 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:30 am	(دعوت الی اللہ) سیمینار
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:55 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل Live
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع

30 نومبر 2014ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:20 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء
9:05 am	سپاٹ لائیٹ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	سوال و جواب
3:00 pm	عصر حاضر Live
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18۔اکتوبر 2013ء (سپینش ترجمہ)
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	گلشن وقف نو
9:15 pm	رفقائے احمد
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	بستان وقف نو

یکم دسمبر 2014ء

12:35 am	In-Depth
1:25 am	Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:20 am	ایم ٹی اے ورائٹی
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء
4:10 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
6:00 am	یسرنا القرآن
6:30 am	بستان وقف نو
7:40 am	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء
9:15 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	سنگاپور میں ایک استقبالیہ تقریب 26 ستمبر 2013ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
2:00 pm	فرنچ ملاقات 3 مئی 1999ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:00 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
4:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2009ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	سنگاپور میں استقبالیہ تقریب

2 دسمبر 2014ء

12:30 am	صومالیہ سروس
1:10 am	سیرت حضرت مسیح موعود
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2009ء
4:10 am	ایم ٹی اے ورائٹی
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:30 am	سنگاپور میں استقبالیہ تقریب
7:30 am	کڈز ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2009ء
9:15 am	علم الابدان
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	بستان وقف نو
1:05 pm	الف۔اردو
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	نور مصطفویؐ
2:15 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:30 pm	عصر حاضر
9:35 pm	آداب زندگی
10:10 pm	نور مصطفویؐ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بستان وقف نو

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔نومبر

طلوع فجر	5:15
طلوع آفتاب	6:38
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:09

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

20 نومبر 2014ء

6:15 am	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	ہمبرگ میں ایک استقبالیہ تقریب 15 دسمبر 2012ء
1:55 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 3 دسمبر 1997ء
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2009ء
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

درخواست دعا

❁ مکرم عبدالقیوم شاہد صاحب کارکن دفتر جائیداد تحریر کرتے ہیں۔خاکسار کی اہلیہ مکرمہ شاہدہ قیوم صاحبہ کے گردے واش ہو رہے ہیں۔ٹانگ میں انفیکشن ہونے کی وجہ سے مصنوعی وین لگائی گئی ہے۔ہسپتال میں داخل ہیں۔حالت تشویشناک ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔آمین

❁ مکرم چوہدری نعیم اللہ باجوہ صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شاہنواز باجوہ صاحب مرحوم شدید علالت کے باعث شوکت خانم ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔کمزوری بہت زیادہ ہے۔شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
ایک نام
مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317